

الأربعين :

الدُّرَّةُ الْبَيْضَاءُ

في مناقبِ

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عليها السلام

(سيدةِ كائناتٍ عليها السلام)

شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الدَّرَّةُ الْبَيْضَاءُ فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترجمہ	:	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی (شیخ التفسیر والفقہ، دی منہاج یونیورسٹی)
تحقیق و تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، محمد فاروق رانا (منہاج جنرل)
زیر اہتمام	:	فریڈ ملٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	مارچ 2003ء (2,200)
اشاعت دوم	:	اپریل 2003ء (1,100)
اشاعت سوم	:	جنوری 2004ء (1,100)
اشاعت چہارم	:	اکتوبر 2004ء (1,100)
اشاعت پنجم	:	جنوری 2006ء (1,100)
اشاعت ششم	:	مارچ 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت VRG پیپر	:	130/- روپے

ISBN 969-32-0364-X

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات ویڈیوز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلَ التُّقَى وَ النُّقَى وَ الْحِلْمِ وَ الْكَرَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۳-۸۰/۱ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۳-۲۰ جنرل و ایم/۳
 ۹۷-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر
 ۲۳۳۱۱-۶۷ این۔اے/۱ اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت
 آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرخہ ۲
 جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی
 لابریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست


صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۱	مُتَلَمَّتَا	❁
	آل فاطمة سلام اللہ علیہا اہل البيت	۱
۱۵	﴿سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھرانہ اہل بیت ہے﴾	
	آل فاطمة سلام اللہ علیہا اہل کساء	۲
۱۸	﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے﴾	
	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدة نساء العالمین	۳
۲۱	﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾	
	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدة نساء اہل الجنة و ابنہا سیدہ	۴
	شباب اہل الجنة	
۲۵	﴿سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے رضی اللہ عنہما	
	جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾	
	حرم اللہ فاطمة سلام اللہ علیہا و ذریتہا علی النار	۵
۲۹	﴿اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آل فاطمہ سلام اللہ علیہم پر جہنم کی آگ حرام	
	کر دی﴾	
	أم فاطمة سلام اللہ علیہا أفضل النساء	۶
۳۱	﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾	

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
	قول الرسول ﷺ فداکِ اَبی وَاُمی یا فاطمة!	۷
۳۳	﴿ فرمانِ رسول ﷺ فاطمة! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ﴾	
	فاطمہ سلام اللہ علیہا بضعة من رسول اللہ ﷺ	۸
۳۵	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ﴾	
	كان النبی ﷺ يقوم لفاطمہ سلام اللہ علیہا و یرحب بہا و یقبل یدہا و یجلسہا فی مکانہ عند قدمہا إلیہ حباً لہا	۹
۴۰	﴿ حضور ﷺ آمدِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے ﴾	
	بسط النبی ﷺ شملته لفاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا	۱۰
۴۳	﴿ حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کھلی مبارک بچھا دیتے ﴾	
	بداية سفر النبی ﷺ من بیت فاطمة سلام اللہ علیہا و انتہانہ إلیہا	۱۱
۴۴	﴿ سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی ﴾	
	فاطمہ سلام اللہ علیہا أحب الناس إلی النبی ﷺ	۱۲
۴۷	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا زوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا مرکزِ خاص ﴾	
	ما كان أحد أشبه بالنبی ﷺ من فاطمة سلام اللہ علیہا فی عاداتہا	۱۳
۵۲	﴿ عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا ﴾	

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۵۶	رضاء فاطمة سلام الله عليها رضاء النبي ﷺ ﴿سیدہ سلام الله عليها کی رضا..... مصطفیٰ ﷺ کی رضا﴾	۱۳
۵۹	من اغضب فاطمة سلام الله عليها اغضب النبي ﷺ ﴿سیدہ سلام الله عليها خفا..... تو مصطفیٰ ﷺ خفا﴾	۱۵
۶۰	إن الله يغضب لغضب فاطمة سلام الله عليها و يرضى لرضاها ﴿اگر سیدہ فاطمہ سلام الله عليها خفا تو اللہ خفا..... ان کی رضا اللہ کی رضا﴾ اللہ خفا﴾	۱۶
۶۱	من آذى فاطمة سلام الله عليها فقد آذى النبي ﷺ ﴿سیدہ سلام الله عليها کی تکلیف..... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾	۱۷
۶۳	عدو لفاطمة سلام الله عليها عدو للنبي ﷺ ﴿سیدہ فاطمہ سلام الله عليها کا دشمن..... مصطفیٰ کا دشمن﴾	۱۸
۶۶	من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار و لعن الله ﷻ عليه ﴿سیدہ سلام الله عليها کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾	۱۹
۶۹	أسر النبي ﷺ إلى فاطمة الزهراء سلام الله عليها ﴿سیدہ سلام الله عليها..... رازدار مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۰
۷۳	فاطمة سلام الله عليها شحنة من النبي ﷺ ﴿سیدہ سلام الله عليها..... شجر رسالت کی شاخ شمر بار﴾	۲۱
۷۶	شهادة النبي ﷺ لعفة فاطمة سلام الله عليها و عرضها ﴿عصمت فاطمہ سلام الله عليها کے گواہ..... خود محمد مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۲

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۷۷	<p>امر اللہ النبی ﷺ بتزویج فاطمة سلام اللہ علیہا من علی بن ابی طالب ؑ</p> <p>﴿ حضرت علی ؑ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ﴾</p>	۲۳
۷۹	<p>حفل زفاف فاطمة سلام اللہ علیہا فی الملاء الاعلیٰ و مشاركة اربعین الف ملک فیہ</p> <p>﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت ﴾</p>	۲۴
۸۱	<p>دُعاء النبی ﷺ لفاطمة سلام اللہ علیہا و ذریتہا</p> <p>﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دُعاء برکت ﴾</p>	۲۵
۸۳	<p>لم یؤذن لعلیٰ بزواج ثانٍ فی حياة فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا</p> <p>﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی ؑ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی ﴾</p>	۲۶
۸۵	<p>ورث النبی ﷺ أو صافہ لإبناء فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہم</p> <p>﴿ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم..... وارثانِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ ﴾</p>	۲۷
۸۷	<p>ذریة فاطمة سلام اللہ علیہا ذریة النبی ﷺ</p> <p>﴿ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم..... ذریتِ مصطفیٰ ﷺ ﴾</p>	۲۸
۸۹	<p>ینقطع کل نسب و سبب یوم القیامة إلا نسب فاطمة و سببہا</p> <p>﴿ روزِ محشر نسبِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا ﴾</p>	۲۹

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۹۲	﴿ وصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں ﴾	۳۰
۹۵	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا ﴾	۳۱
۹۷	﴿ روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہلِ محشر ٹکا ہیں جھکا لیں گے ﴾	۳۲
۱۰۰	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر ﴾	۳۳
۱۰۲	﴿ تحملِ فاطمہ سلام اللہ علیہا علی ناقۃ النبی ﷺ یوم القیامۃ ﴾	۳۴
۱۰۲	﴿ روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی ﴾	۳۵
۱۰۴	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا آخری ترازو کا دستہ ہیں ﴾	۳۶
۱۰۵	﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا ﴾	

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۰۷	<p>مسكنها يوم القيامة في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن ﴿ روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرش خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا ﴾</p>	۳۷
۱۰۸	<p>إن فاطمة و زوجها و ابناها سلام الله عليهم و من أحبهم مجتمعون مع النبي ﷺ في مكان واحد يوم القيامة ﴿ پنجتن پاک اور ان کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے ﴾</p>	۳۸
۱۱۰	<p>قالت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها "فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها" فرمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ﴿ بعد از مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴾</p>	۳۹
۱۱۱	<p>قال عمر بن الخطاب "فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها" فرمان فاروق اعظم ﴿ بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴾</p>	۴۰
۱۱۳	<p>مآخذ و مراجع</p>	

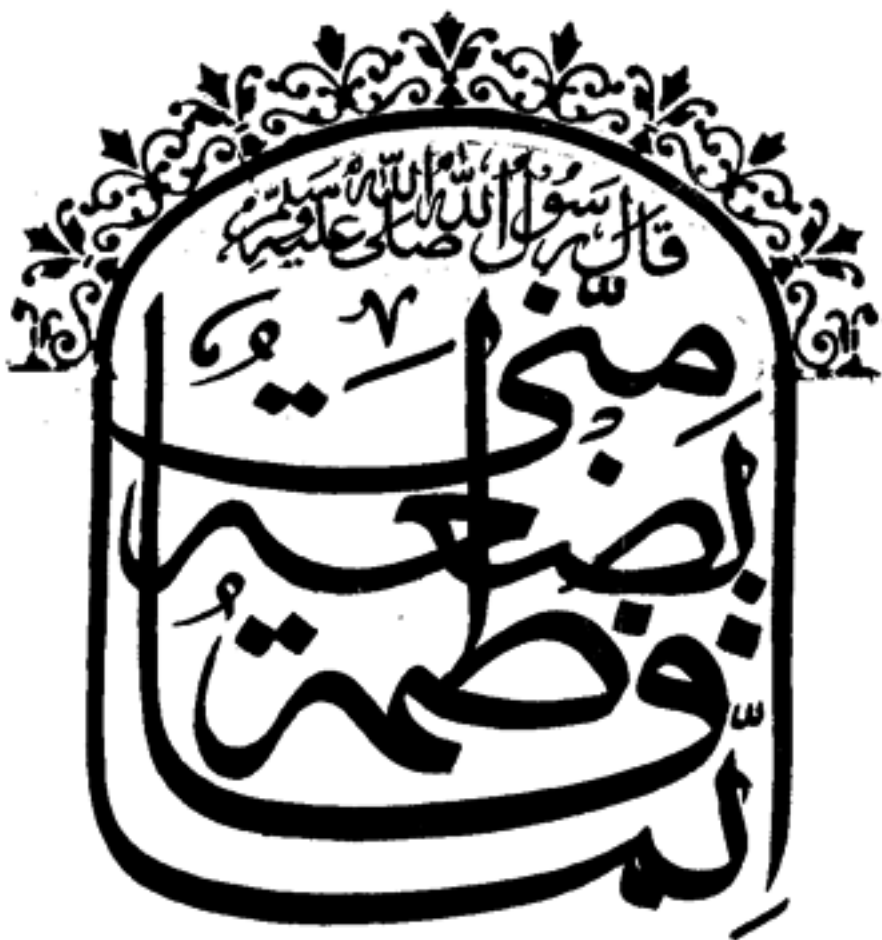
مُقَدِّمَةٌ

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اقبالؒ کا

منظوم نذرانہ عقیدت

مریمؑ از یک نسبت عیسیٰ عزیز	از سہ نسبت حضرت زہراؑ عزیز
نور چشمِ رحمتہ للعالمین	آں امامِ اولین و آخرین
آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید	روزگارِ تازہ آئیں آفرید
بانوئے آں تاجدارِ ہلّ اتنی	مرضیٰ مشکل کشا شیرخدا
پادشاہ و کلبہٗ ایوانِ او	یک حسام و یک زرہ سامانِ او
مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق	مادرِ آں کاروانِ سالارِ عشق
آں یکے شمعِ شبتانِ حرم	حافظِ جمعیتِ خیرالامم
مانشیدِ آتشِ پیکار و کیس	پشتِ پازد بر سر تاج و تگمیں
واں دگر مولائے ابرارِ جہاں	قوتِ بازوئے احرارِ جہاں
در نوائے زندگی سوز از حسین	اہلِ حق حریت آموز از حسین

جویر صدق و صفا از امہات	سیرت فرزند ہا از امہات
مادراں را اسوۂ کامل بتول	مرزغ تسلیم را حاصل بتول
با یہودے چادر خود را فروخت	بہر محتاجے دلش آں گوئے سوخت
غم رضائش در رضائے شوہرش	نوری و ہم آتشی فرمانبرش
آسیا گردان و لب قرآں سرا	آں ادب پروردہ صبر و رضا
گوہر افشاندے بدامان نماز	گریہ ہائے او ز بایں بے نیاز
بچو شبنم ریخت بر عرش بریں	اشک ادب چید جبریل از زمیں
پاس فرمان جناب مصطفیٰ است	رشتہ آئین حق زنجیر پاست
سجدہ ہا بر خاک او پاشیدے (۱)	ورنہ گرد ترہش گردیدے



﴿ بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے ﴾

فصل: ۱

آل فاطمة سلام الله عليها أهل البيت

﴿سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھرانہ اہل بیت ہے﴾

۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ كان يمرُّ بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر، يقول: الصلاة! يا أهل البيت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۵۹، ۲۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۱، رقم: ۱۳۳۰، ۱۳۳۱

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۲

۵۔ شیبانی، الآحاد والثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۳

۶۔ عبد بن حمید، المسند، ۳: ۳۶۷، رقم: ۱۲۲۳

۷۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۳۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۶، رقم: ۲۶۷۱

۹۔ بخاری نے ’الکتبی‘ (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵) میں ابو الحراء سے حدیث روایت کی ہے،

جس میں آپ ﷺ کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔

۱۰۔ عبد بن حمید نے ’المسند‘ (ص: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵) میں امام بخاری کی بیان کردہ

روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ ابن حیان نے ’طبقات المحدثین بأصبهان‘ (۳: ۱۳۸) میں ’حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةِ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالحسن، وَالحسين رضی اللہ عنہما۔ (۲)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے کے

..... ۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۳

۱۴۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۵، ۲۵۰، ۲۵۱

۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۸۳

۱۶۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۵: ۶۱۳)‘ میں حضرت ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۲: ۶۰۷)‘ میں حضرت ابو ہریرہ سے

روایت کی ہے۔

۱۸۔ شوکانی، فتح الباری، ۱۰: ۲۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۳۵۶

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۷۵

۳۔ ابن ابی شیبہ، صحیح ابن ابی شیبہ، ۳: ۲۸۳

۴۔ تہذیب بغدادی، ۱۰: ۲۰۰، رقم: ۲۰۰

۵۔ طبری، جامع البیون فی تفسیر القرآن، ۲: ۲۲

بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔“

آل فاطمة سلام الله عليها أهل كساء

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے ﴾

۳۔ عن صفیة بنت شیبہ، قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی ﷺ غداةً وعلیہ مِرطٌ مَرَحَلٌ من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فأدخله، ثم جاء الحسن رضی اللہ عنہما فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی اللہ عنہا فأدخلها، ثم جاء علی رضی اللہ عنہ فدخله، ثم قال: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾۔ (۳)

”صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔“

(۳) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۸۸۳، رقم: ۲۳۲۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۷، رقم: ۱۱۳۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۳۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷۰، ۷۱

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۳۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی اکرم رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۴۔ عن عمر بن ابی سلمة ربيبِ النبي ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآية على النبي ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا ﷺ فجعلهم بكساء، و عليّ ﷺ خلف ظهره فجعله بكساء، ثم قال: اللهم! هؤلاءِ أهل بيتي، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔ (۴)

”پرو ردة نبی حضرت عمر بن ابی سلمة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی

(۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۳

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۳

۴۔ بیہقی نے ’السنن الکبریٰ (۲: ۱۵۰)‘ میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۳۵۱، رقم: ۳۵۵۸

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۳، رقم: ۲۶۶۲

اکرم ﷺ پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے نازل ہوئی؛ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علیؑ حضور ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اہلی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

- ۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵
 ۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۳، رقم: ۳۷۹۹
 ۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۷
 ۱۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۲۶
 ۱۲۔ خطیب بغدادی، موضع اُدہام الجمع والتفریق، ۲: ۳۱۳
 ۱۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۷، ۱۰۸، رقم: ۲۰۱
 ۱۴۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ' (۷: ۲۱۸) میں یہ حدیث حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔
 ۱۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳۸
 ۱۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۳: ۴۰۵
 ۱۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷
 ۱۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۶: ۶۰۴
 ۱۹۔ شوکانی، فتح القدر، ۳: ۲۷۹

فاطمۃ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں ﴾

۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، أن النبی ﷺ قال و هو فی مرضہ الذی توفی فیہ: یا فاطمة! ألا ترضین أن تكونی سیدۃ نساء العالمین و سیدۃ نساء هذه الأمة و سیدۃ نساء المؤمنین! (۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!“

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: أقبلت فاطمة تمشی كأن مشیتها مشی النبی ﷺ، فقال النبی ﷺ: مرحبا بابنتی۔ ثم أجلسها عن یمینہ أو عن شمالہ، ثم أسر إليها حدیثا فبکت، فقلت لها: لم تبکین؟ ثم أسر إليها حدیثا فضحکت، فقلت: ما رأیت کالیوم فرحا أقرب من

(۵) ۱۔ حاکم نے ’المصدرک (۳: ۱۷۰، رقم: ۲۷۳۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی

نے اس کی تائید کی ہے۔

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۶، رقم: ۸۵۱۷

۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷، ۲۳۸

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶، ۲۷

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

حزن، فسألها عما قال، فقالت: ما كنت لأفشي سر رسول الله ﷺ، حتى قبض النبي ﷺ فسألتها، فقالت: أسر إلى: إن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة، وإنه عارضني العام مرتين، ولا أراه إلا حضر أجلي، وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي۔ فبكيت، فقال: أما ترضين، أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنين! فضحكت لذلك۔ (۲)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، رقم: ۳۳۲۷، ۳۳۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۳۳۵۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۸۲

والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملوگی۔ اس بات نے مجھے رلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔“

۷۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة! (۷)

”حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!“

۸۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فاستأذن الله في زيارتي، فبشرني أو أخبرني:

(۷) ۱۔ بخاری، اصح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، اصح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۲: ۷۶۴، رقم: ۱۳۴۲

۵۔ طبرانی، المعجم، ۱۹۶: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الظاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

أن فاطمة سيدة نساء أمتي۔ (۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔“

(۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶

۲۔ بخاری، التاريخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۲۸

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الروايع (۲۰۱: ۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سير اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

۵۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

فاطمة سلام الله عليها سيدة نساء أهل الجنة و ابناها

سيدا شباب أهل الجنة

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی

جوانوں کے سردار ہیں ﴾

۹۔ عن حذيفة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: إن هذا ملك لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه أن يسلم عليّ و يبشّرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة، و أنّ الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة۔ (۹)

”حضرت حذیفہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۹) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، ۹۵، رقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۵۸، ۷۶، رقم: ۱۹۳، ۲۶۰

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۴، ۸۸، رقم: ۱۳۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۱

۷۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۲، رقم: ۱۰۰۵

۹۔ تہجدی، الاعتقاد: ۳۲۸

۱۰۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۹۰

۱۱۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۲۲۳

ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اتر تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔“

۱۰۔ عن علی بن ابی طالب أن النبی ﷺ قال لفاطمة رضی اللہ عنہا: ألا ترضین أن تكونی سیدة نساء أهل الجنة، و ابناک سیداً شباب أهل الجنة۔ (۱۰)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔“

..... ۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۱۴۳، ۲۵۲

۱۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۷۱

۱۵۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲: ۲۲۵

۱۶۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۱۵۶، ۳۶۴

۱۷۔ امام بخاری نے ’اصح‘ (۳: ۱۳۶۰، کتاب المناقب) میں قرابت رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا: و قال النبی ﷺ: فاطمة سیدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۸۔ امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان ’اصح‘ (۳: ۱۳۷۳) میں دوبارہ باندھا ہے۔

(۱۰)۔ ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۱۰۴، رقم: ۸۸۵

۱۱۔ عن ابن عباسؓ، قال: خط رسول الله ﷺ في الأرض أربعة خطوط۔ قال: تدرّون ما هذا؟ فقالوا: الله ورسوله أعلم۔ فقال رسول الله ﷺ: أفضل نساء أهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، و مريم ابنة عمران رضي الله عنهن اجمعين۔ (۱۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

(۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۴، رقم: ۸۳۶۴، ۸۳۵۵

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۳، ۷۶، رقم: ۲۵۹، ۲۵۰

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۷۰، رقم: ۷۰۱۰

۵۔ حاکم، المسند رک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۲۸۳۶

۶۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۷۳، ۲۰۵، رقم: ۴۸۵۲، ۴۷۵۳

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۲: ۷۰، ۷۱، رقم: ۱۳۳۹

۸۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۲

۹۔ شیخانی، الآحاد والاشانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۶۲

۱۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷

۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۷، رقم: ۱۰۱۹

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۲۱

۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۹

۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۳: ۱۸۲۲، ۱۸۲۱

۱۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات، ۲: ۶۰۸

۱۷۔ ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء (۲: ۱۲۴)‘ میں اسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما سے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن اجمعین۔“

۱۲۔ عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ألا أبشركِ أني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: سيدات أهل الجنة أربع: مریم بنت عمران، و فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، و خديجة بنت خويلد، و آسیة امرأة فرعون۔ (۱۲)

”حضرت صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔“

..... ۱۸۔ بیٹھی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۴۳) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۷۷

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۵

۲۱۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۱۲۳، رقم: ۳۱۶

۲۲۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴: ۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۳۹۴

(۱۲) احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۰، رقم: ۱۳۳۶

فصل: ۵

حرم الله فاطمة سلام الله عليها و ذريتها على النار

﴿الله تعالیٰ نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام کر دی﴾

۱۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: إن اللہ ﷻ غیر معذبک ولا ولدک۔ (۱۳)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔“

۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها فحرمها اللہ و ذریتها علی النار۔ (۱۴)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت

(۱۳)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ پیشی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، استحباب ارتقاء الغرف بحب آقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷

(۱۴)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۸

۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۸۸

۵۔ سخاوی، استحباب ارتقاء الغرف بحب آقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۵، ۱۱۶

کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔“

۱۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما

سميت بنتي فاطمة لأن اللہ ﷻ فطمها و فطم محبيها عن النار۔ (۱۵)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔“

نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔“

(۱۵) ۱۔ دیلمی، الفردوس بہا ثور الخطاب، ۱: ۳۳۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۲: ۱۰۹، رقم: ۳۳۲۲۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے ’استحباب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف

(ص: ۹۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

أم فاطمة سلام الله عليها أفضل النساء

﴿ سیده فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں ﴾

۱۶۔ عن عبد الله بن جعفر، قال: سمعتُ عليَّ بن أبي طالبٍ عليه السلام يَقُولُ: سمِعْتُ رسولَ الله ﷺ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ۔ (۱۶)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔“

۱۷۔ عن عبد الله بن جعفر، سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا

(۱۶)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۲، رقم: ۳۸۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، ۱۳۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱: ۳۵۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۴: ۸۵۲، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۳

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۳۳۷

۸۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۰۷

۹۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۰۲

خديجة بنت خويلد۔

قال أبو كُرَيْبٍ: و أشار و كيع إلى السماء و الأرض۔ (۱۷)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر ؑ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔

- ۱۔ (۱۷)۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۶، رقم: ۲۳۳۰
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۶۵، ۱۳۸۸، رقم: ۳۶۰۴، ۳۲۳۹
- ۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، رقم: ۸۳۵۴
- ۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، ۱۳۳
- ۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۴۹۲، رقم: ۱۴۰۰۶
- ۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۹۰، رقم: ۳۲۲۸۹
- ۷۔ بزار، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۴۶۸
- ۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۲۲
- ۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۴، رقم: ۲۳۹
- ۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۴۷، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۳
- ۱۱۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۸۰، رقم: ۲۹۸۵
- ۱۲۔ حاکم، المسند رک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۷
- ۱۳۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۲۰۳، ۶۵۷، رقم: ۶۴۱۹، ۴۸۳۷
- ۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۷
- ۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۱۸، رقم: ۴
- ۱۶۔ محاطی، الامالی، ۱۸۸، رقم: ۱۶۳
- ۱۷۔ دولابی، الذریۃ الظاہرہ، ۳۷: ۲۸، رقم: ۲۸
- ۱۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳
- ۱۹۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۳

” (راوی) ابو کریم کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“ ☆

☆ وضاحت: ان احادیث کا متذکرہ بالا فصل ۳ اور ۴ کی احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی ان کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتین عالم میں سے کوئی ان کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی افضلیت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔
بقول علامہ اقبال:

مریم	از	یک	نسبت	عینی	عزیز
از	سہ	نسبت	حضرت	زہرا	عزیز
نور		پشم	رحمۃ		للعالمین
آں		امام	اولین	و	آخرین
بانوی		آں	تاجدار	خلق	اٹے
مرضی		مشکل	کشاکش	شیر	خدا
مادر		آن	مرکز	پرکار	عشق
مادر		آن	کاروان	سالار	عشق
در		نوائے	زندگی	سوز	از حسین
اگل		حق	حزبت	آموز	از حسین
مزرع		صلیم	را	حاصل	بتول
مادراں		را	اُسوۃ	کال	بتول

فصل: ۷

قول الرسول ﷺ فداکِ اَبی و اُمّی یا فاطمة!

﴿ فرمانِ رسول ﷺ فاطمه! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ﴾

۱۸- عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبی ﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أول الناس به عهدًا فاطمة رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول اللہ ﷺ: فداکِ اَبی و اُمّی۔ (۱۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۱۹- عن عمر بن الخطاب ؓ أن النبی ﷺ قال لفاطمة: فداکِ اَبی و اُمّی۔ (۱۹)

”حضرت عمر بن خطاب ؓ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

(۱۸)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۳۔ بیہقی، موارد الظلمات، ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

(۱۹) شوکانی نے ’در السحابہ فی مناقب القرابہ و الصحابہ (ص: ۲۷۹) میں کہا ہے کہ اسے

حاکم نے ’المستدرک‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل : ۸

فاطمة سلام الله عليها بضعة من رسول الله ﷺ

﴿ سيدہ سلام اللہ علیہا تحت جگر مصطفیٰ ﷺ ﴾

۲۰۔ عن المسور بن مخرمة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۲۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

۱۔ (۲۰)۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۳، رقم: ۳۵۵۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۳۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۲: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی ؓ سے روایت کی ہے۔

۵۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۲۲۳۳

۶۔ شیبانی، الآحاد والمثنائی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۱۰۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳: ۱۳۵، رقم: ۲۳۸۹

۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۷

۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰

۱۳۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المہمہ، ۱: ۳۴۱

۱۳۔ عسقلانی، الاصابہ فی تسمیہ الصحابہ، ۵۶: ۸

۱۵۔ حسینی، البیان والتعرف، ۱: ۲۷۰

۱۶۔ منادی، فیض القدر، ۳: ۳۲۱

۱۷۔ عجلبونی، کشف الخفاء ومزئیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ ائمہ و محدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بضعۃ منیٰ فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے:

۱۸۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۳، رقم: ۳۵۲۳

۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۰۰۳، رقم: ۴۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷

۲۱۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۳۳، ۶۳۴، رقم: ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۲۸، رقم: ۵۸۲۲-۵۸۲۰

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۸، رقم: ۲۶۵

۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵، ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۳

۱۳۲۷، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۱، ۳۰۲، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۴۲۳۱، ۴۲۳۲

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۳۱۔ بزار، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۳: ۱۳۳، رقم: ۷۱۸۱

۳۳۔ شیبانی، کتاب حادو الثانی، ۵: ۳۶۱، ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۲۱، ۱۸

- ٣٥ - طبراني، المعجم الكبير، ٢٢: ٣٠٥، رقم: ١٠١٠
- ٣٦ - حكيم ترمذي، نوادر الاصول في احاديث الرسول ﷺ، ٣: ١٨٢، ١٨٣
- ٣٧ - حاكم، المستدرک، ٣: ١٤٣، رقم: ٢٤٥١
- ٣٨ - بيهقي، السنن الكبرى، ٤: ٣٠٤، ٣٠٨
- ٣٩ - بيهقي، السنن الكبرى، ١٠: ٢٨٨
- ٤٠ - مقدسي، الاحاديث المختارة، ٩: ٣١٥، رقم: ٢٤٣
- ٤١ - ديلمي، الفردوس بما ثور الخطاب، ١: ٢٣٢، رقم: ٨٨٤
- ٤٢ - ديلمي، الفردوس بما ثور الخطاب، ٣: ١٢٥، رقم: ٣٢٨٩
- ٤٣ - تميمي، مجمع الزوائد، ٣: ٢٥٥
- ٤٤ - تميمي، مجمع الزوائد، ٩: ٢٠٣
- ٤٥ - تميمي، زوائد الحارث، ٢: ٩١٠، رقم: ٩٩١
- ٤٦ - دولابي، الذرية الظاهرة، ٤٤: ٢٨، رقم: ٥٥، ٥٦
- ٤٧ - ابن سعد، الطبقات الكبرى، ٨: ٢٢٢
- ٤٨ - ابو نعيم، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ٢: ٣٠، ٣١، ١٤٥
- ٤٩ - ابو نعيم، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ٣: ٢٠٦
- ٥٠ - ابو نعيم، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ٤: ٣٢٥
- ٥١ - ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ٣: ٢٥٤
- ٥٢ - ابن قانع، معجم الصحابة، ٣: ١١٠، رقم: ١٠٤٦
- ٥٣ - نووي، شرح صحيح مسلم، ١٦: ٢
- ٥٤ - قيسراني، تذكرة الخطايا، ٢: ٤٣٥
- ٥٥ - قيسراني، تذكرة الخطايا، ٣: ١٢٦٥
- ٥٦ - منادي، فيض القدير، ٣: ١٥
- ٥٧ - ذبيبي، سير اعلام النبلاء، ٢: ١١٩، ١٣٣
- ٥٨ - ذبيبي، سير اعلام النبلاء، ٣: ٣٩٣
- ٥٩ - ذبيبي، سير اعلام النبلاء، ٥: ٩٠

۲۱۔ عن محمد بن علی قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۲۱)

”محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

۲۲۔ عن علی ؑ أنه كان عند رسول الله ﷺ، فقال: أئی شی خیر للمرأة؟ فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة: أئی شی خیر للنساء؟ قالت: ألا يراهن الرجال۔ فذكرت ذلك للنبي ﷺ، فقال: إنما فاطمة بضعة مني۔ (۲۲)

”سیدنا علی ؑ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام ؓ خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ

..... ۶۰۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۹: ۳۸۸

۶۱۔ ذہبی، معجم الصحابہ، ۹: ۹

۶۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۹۹

۶۳۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰

۶۴۔ دارقطنی، سوالات حمزہ: ۸۰، رقم: ۳۰۹

۶۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۶۶۔ سخاوی، استیلاب ارفقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۷

(۲۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۶

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ۸۱، ۸۰

(۲۲) ۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۵۵

عورت کیلئے کوئی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔“

۳۔ پیشی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۰، ۳۱، ۱۷۵

۵۔ دار قطنی، سؤالات حمزہ: ۲۸۰، رقم: ۴۰۹

فصل: ۹

كان النبي ﷺ يقوم لفاطمة سلام الله عليها و يرحب بها و يقبل يدها و يجلسها في مكانه عند قدمها إليها حباً لها

حضور ﷺ آمد فاطمة سلام الله عليها پر محبتاً کھڑے ہو جائے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے ﴿

۲۳۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ ﷺ إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبلها، ثم أخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها في مكانه۔ و كانت إذا رأت النبي ﷺ رحبت به، ثم قامت إليه فقبلته ﷺ۔ (۲۳)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف

(۲۳) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۶، ۹۲۳۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۳۲، رقم: ۴۰۸۹

۵۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۶۔ بخاری، الادب المفرد، ۳۲۶، رقم: ۹۳۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۰۰، رقم: ۱۸۳

تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جائیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔“

۲۳۔ عن أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا أنها قالت: كانت [فاطمة] إذا دخلت عليه ﷺ رحب بها و قام إليها فأخذ بيدها فقبلها و أجلسها في مجلسه۔ (۲۳)

”أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“

۲۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا قالت: كانت فاطمة إذا دخلت عليه ﷺ قام إليها فقبلها و رحب بها و أخذ بيدها، فأجلسها في مجلسه، و كانت هي إذا دخل عليها رسول الله ﷺ قامت إليه مستقبله و قبلت يده۔ (۲۵)

۱۔ (۲۳)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۸، رقم: ۲۶۴

۳۔ ابن راہویہ، المستدرک، ۱: ۸، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۳۶۷، رقم: ۸۹۲۷

۶۔ مقرئ، تقبیل الیہ: ۹۱

۷۔ عسقلانی نے ’فتح الباری (۱۱: ۵۰)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۔ (۲۵)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۳

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔“

..... ۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۸۵

۳۔ بیہقی، موارد النعمان: ۵۴۹، رقم: ۲۲۲۳

۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۵۰

۵۔ شوکانی، درر السحاب فی مناقب القریبہ والصحابہ: ۲۷۹

حاکم نے اس روایت کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

فصل : ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿ حضور ﷺ سیدہ سلام الله علیها کی نشست کے لئے اپنی کملی

مبارک بچھا دیتے ﴾

۲۶۔ عن علیؑ أنه دخل على النبي ﷺ و قد بسط شملة، فجلس عليها هو و فاطمة و علی و الحسن و الحسين، ثم أخذ النبي ﷺ بمجامعہ فعد عليهم، ثم قال: اللهم ارض عنهم كما أنا عنهم راضٍ۔ (۲۶)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، در آں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی اِن سے راضی ہو جا، جس طرح میں اِن سے راضی ہوں۔“

(۲۶)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۳۸، رقم: ۵۵۱۳

۲۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۹:۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے، اُس کی کنیت ابوسیدان ہے۔

فصل: ۱۱

بداية سفر النبي ﷺ من بيت فاطمة سلام الله عليها و انتهاءه إليها

﴿ سفر مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

سے ہوتی ﴾

۲۷۔ عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ، قال: كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده بآنسان من أهله فاطمة، و أول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة۔ (۲۷)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔“

۲۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبي ﷺ كان إذا سافر كان آخر الناس عهدا به فاطمة، و إذا قدم من سفر كان أول الناس به عهدًا

(۲۷)۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۸۷، رقم: ۴۲۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۵

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۶

۴۔ زید بغدادی، تریکۃ النبی ﷺ، ۷۷

فاطمۃ رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول اللہ ﷺ: فداکِ اُبی و اُمی۔ (۲۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۲۹۔ عن ابن عباس قال: کان رسول اللہ ﷺ إذا قدم من سفر قبل ابنته فاطمة۔ (۲۹)

(۲۸)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۳، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷)‘ میں اسے حضرت ابو ثعلبہ حنسی سے

بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۵۔ بیہقی، موارد الظمان، ۶۳: ۲۵۴۰، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی ’تاریخ دمشق الکبیر (۳: ۱۳۱)‘ میں حضرت ابو ثعلبہ حنسیؓ

سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

(۲۹)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۳۸، رقم: ۴۱۰۵

۲۔ ابو یعلیٰ، المستدرک، ۳: ۳۵۲، رقم: ۲۳۶۶

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۸: ۴۴)‘ میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے ’الاوسط‘ میں

روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ﷺ، ۱۸۹، رقم: ۳۰۳

۶۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۱۵۵

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔“

فاطمة سلام الله عليها أحب الناس إلى النبي ﷺ

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا

مرکزِ خاص ﴿

۳۰۔ عن جُمَيعِ بنِ عُميرِ التيميِّ، قال: دخلتُ مع عَمَّتِي علي عائشة، فسُئِلْتُ أَىُّ الناسِ كانَ إلى رسولِ اللهِ ﷺ؟ قالت: فاطمة، فقيل: من الرجال؟ قالت: زوجها، إن كان ما علمتُ صَوَّامًا قَوَّامًا۔ (۳۰)

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں

(۳۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۱، رقم: ۳۸۷۳

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۳، ۳۰۴، رقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۴۳

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی، ۷: ۷۷

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۶۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۴: ۵۱۲

۷۔ شوکانی، در الصحابہ فی مناقب القربیہ و الصحابہ، ۳: ۲۷۳

جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔“

۳۱۔ عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: كان أحب النساء إلى رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال عليّ۔ (۳۱)

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔“

۳۲۔ عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، قال: أخبرني أسامة بن زيد، قال: كنت جالساً إذ جاء عليٌّ و العباس رضی اللہ عنہما یستأذنان، فقالا: یا أسامة! استأذن لنا علی رسول اللہ ﷺ، فقلت: یا رسول اللہ! علی و العباس یستأذنان، فقال: أتدری، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبی ﷺ: لکنی أدری، ائذن لهما، فدخلا، فقالا: یا رسول اللہ! جنناک نسالک أئی أهلك أحب إليك؟ قال: فاطمة بنت

(۳۱)۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے السنن الکبریٰ (۵: ۱۳۰، رقم: ۸۳۹۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

۶۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ و الصحابہ، ۲: ۲۷۳

”حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت
 أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی
 اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: أسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت
 عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو
 وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔
 چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیک وسلم! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو
 کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔“

۳۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال: قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ایما أحب إلیک: أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمة أحبُّ

(۳۲)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۷۱، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طیالسی، المسند، ۸۸: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۶۰-۱۶۲، رقم: ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹، ۴۹۰

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۷۸

یہ حدیث حسن ہے۔

إلى منك، و أنت أعز عليّ منها۔ (۳۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔“

۳۳۔ عن ابن ابي نجیح عن ابيه، قال: اخبرني من سمع عليا علي منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله ﷺ فجلس عند رؤوسنا فدعا باناء فيه ماء فأتى به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله! أنا أحب إليك أم هي؟ قال: هي أحب إليّ منك و أنت أعز عليّ منها۔ (۳۳)

(۳۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۴۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلٹی بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۲۰۴)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۴۔ حسینی نے ’البيان والتعريف (۲: ۱۱۸، رقم: ۱۲۳۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ منادی نے ’فيض القدير (۳: ۴۲۲)‘ میں کہا ہے کہ بیہقی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۳) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۳۲، ۶۳۱، رقم: ۱۰۷۶

۲۔ نسائی نے السنن الکبریٰ (۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۳۱) میں یہ حدیث مبارکہ مختصراً بیان ←

”ابن اَبی نَجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبرِ کوفہ پر حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوا یا۔ آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔“

----- کی ہے۔

۳۔ حمیدی، المسند، ۱: ۲۲، رقم: ۲۸

۴۔ شیبانی نے ’الآحاد و الثانی (۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۱)‘ میں اسے مختصراً روایت کیا

ہے۔

۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۵، ۲۷۶

۶۔ ابن اثیر نے ’اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۹)‘ میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

ما كان أحد أشبه بالنبي ﷺ من فاطمة سلام الله عليها

في عاداتها

﴿ عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر

حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا ﴾

۳۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: ما رأيت أحدا أشبه سمتا و دلا و هديا برسول الله ﷺ في قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله ﷺ۔ (۳۵)

”أم المؤمنين حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

(۳۵)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۳۸۷۲

۲۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۴

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶

۶۔ ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ (۲: ۲۳۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت

أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷۶

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ۸۳، ۸۵

۳۶۔ عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا، قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبي ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة۔ (۳۶)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازہ گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

۳۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن علي، و فاطمة صلوات الله عليهم اجمعين۔ (۳۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔“

۳۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر

(۳۶)۔ ۱۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، ۳۳۷، رقم: ۹۴۷، ۹۷۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳۹۱: ۵، رقم: ۹۲۳۶

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۷، ۱۷۸، رقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۳۲، رقم: ۴۰۸۰۹

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶

۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۹۶

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

(۳۷)۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۶۳

منهنَّ امرأة، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله۔ (۳۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔“

(۳۸)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۲۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۳۶، رقم: ۸۵۱۷، ۸۵۱۶، ۸۳۶۸

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۲۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة: ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہوہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر‘ (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صلیۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

۳۹۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشي، ولا والله ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله ﷺ۔ (۳۹)

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام أزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ڈرہ بھر مختلف نہ تھا۔“

۱۔ (۳۹)۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۵، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ: ۷۲، رقم: ۱۳۳۲

۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷

۷۔ دولابی، الذریعۃ الظاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

رضاء فاطمة سلام الله عليها رضاء النبي ﷺ

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا مصطفیٰ ﷺ کی رضا ﴾

۳۰۔ عن المسور بن مخرمة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة شجنة مني يسطني ما يسطها و يقبضني ما يقبضها۔ (۳۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔“

۳۱۔ عن سعيد بن أبان القرشي، قال: دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب علي عمر بن عبد العزيز، و هو حدث

(۳۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۳

۲۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۴: ۳۳۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۳۷

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائي، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

السن و له وفرة، فرفع عمر مجلسه و أقبل عليه، و قضى حوائجه، ثم أخذ عُكْنَةً من عُكْنِهِ، فغمزها حتى أوجعه، و قال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامه قومُه و قالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثني حتى كأنني أسمعُه من في رسول الله ﷺ:

إنما فاطمة بضعة مني، يسرني ما يسرها۔

و أنا أعلم أن فاطمة رضی اللہ عنہا لو كانت حية، لسرها ما فعلتُ بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، و قولك ما قلت؟ قال: إنه ليس أحد من بني هاشم إلا و له شفاعة، فرجوت أن أكون في شفاعة هذا۔ (٣١)

”سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ؑ، جو کہ ابھی نو عمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؑ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؑ نے اپنی مجلس برخواست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

(٣١) سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ٩٦، ٩٧

سخاوی نے اسی کتاب کے صفحہ: ١٥٠ پر اسی طرح کا ایک واقعہ خود عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ یوں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں۔

تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نو عمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں):

”بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔“

”(پھر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا:) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچوکے لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔“

فصل: ١٥

من أغضب فاطمة سلام الله عليها أغضب النبي ﷺ

﴿ سيدہ سلام اللہ علیہا خفا..... تو مصطفیٰ ﷺ خفا ﴾

۴۲۔ عن المسور بن مخرمة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۴۲)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

- ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶
- ۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۲۳۹
- ۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
- ۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳
- ۶۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
- ۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲
- ۸۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
- ۹۔ دیلمی، الفردوس برآثار الخطاب، ۳: ۱۳۵، رقم: ۴۳۸۹
- ۱۰۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۳: ۷
- ۱۱۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المسجیہ، ۱: ۳۳۱
- ۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

فصل: ١٦

إن الله يغضب لغضب فاطمة و يرضى لرضاها

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا تھا تو اللہ خفا ان کی رضا اللہ کی رضا ﴾

۴۳۔ عن علیؑ، قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة: إن الله يغضب لغضبك، و يرضى لرضاك۔ (۴۳)

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک! اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔“

..... ۱۳۔ حسینی، البیان و التعریف، ۱: ۲۷۰

۱۴۔ منادی، فیض القدر، ۳: ۳۲۱

۱۵۔ مجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

(۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۰

۲۔ ابویعلیٰ، المعجم، ۱۹۰، رقم: ۲۲۰

۳۔ شیبانی، الآحاد و الثانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۵۹

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۲

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۱، رقم: ۱۰۰۱

۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۴۰، رقم: ۲۳۵

۷۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۱

۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۲۰۳: ۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۹

۱۰۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۱۱۔ عسقلانی، تہذیب الحدیث، ۱۲: ۴۶۸

فصل: ١٤

من آذى فاطمة سلام الله عليها فقد آذى النبي ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾

۴۴۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة بضعة مني، يؤذيها ما آذاها۔ (۴۴)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

۴۵۔ عن عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما

..... ۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۷: ۵۶، ۵۷

۱۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۲

(۴۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۳۹

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۷، رقم: ۸۳۷۰

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۴۔ شیبانی، الآحاد والاشانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۵

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۱۰

۶۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰

۷۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۵۸۵، رقم: ۱۷۹۵

۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۷: ۸

۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۹

فاطمة بضعة منی، یوذینی ما آذاها، و ینصبنی ما انصبها۔ (۳۵)

”حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اِسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“

۳۶۔ عن ابی حنظلہ ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی، فمن آذاها فقد آذانی۔ (۳۶)

”حضرت ابو حنظلہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔“

(۳۵)۔ ۱۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث ’الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹)‘ میں روایت کی

ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۴، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القریبہ والصحابہ، ۲: ۷۷

(۳۶)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، رقم: ۱۳۲۳

۲۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷)‘ میں حضرت عبداللہ بن

زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۰

۵۔ شیبانی، الآحاد والثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی، السنن الکبیر، ۱۰: ۲۰۱

عدوّ لفاطمة سلام الله علیها عدوّ للنبي ﷺ

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن مصطفیٰ ﷺ کا دشمن ﴾

۴۷۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ قال لعليّ و فاطمة و الحسن و الحسين رضی اللہ عنہم: أنا حربٌ لمنْ حاربْتُم، و سلّمٌ لمنْ سلّمْتُم۔ (۴۷)

”حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۴۸۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن النبي ﷺ قال لفاطمة و الحسن و

(۴۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۰، رقم: ۲۶۱۹، ۲۶۲۰

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۳، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۶۳

۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۵

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۰: ۳۳۲

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۴

الحسين: انا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم۔ (۴۸)

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۴۹۔ عن ابي هريرة ؓ قال: نظر النبي ﷺ إلى علي و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال انا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم۔ (۴۹)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

(۴۸) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۳، رقم: ۶۹۷۷

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴

۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷

۴۔ بیہقی نے ’مجمع الرواۃ (۱۶۹: ۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’اللاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۔ بیہقی، موارد النظم، ۵۵۵: رقم: ۲۲۴۴

۶۔ کمالی، الامالی، ۴۴۷: رقم: ۵۳۲

۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

(۴۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۴

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۷، رقم: ۱۳۵۰

۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳)‘ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۴۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کی طرف نظرِ التفات کی اور
 ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس
 سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی
 دوست ہے)۔“

..... ۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ بیہقی نے 'مجمع الزوائد' (۱۶۹:۹) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا
 ہے اور اس کے راوی تلمیذ بن سلیمان کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ اس کے
 بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

فصل: ۱۹

من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار
و لعن الله وَعَلَىٰ عَلَيْهِ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾

۵۰۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: من أبغضنا أهل البيت فهو منافق۔ (۵۰)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔“

۵۱۔ عن زرّ قال: قال علی رضی اللہ عنہ: لا یحبنا منافق و لا یبغضنا مؤمن۔ (۵۱)

”حضرت زرّ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔“

۵۲۔ عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضی اللہ عنہما قال: خطبنا رسول

(۵۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۲۶۱، رقم: ۱۱۲۶

۲۔ محب طبری، الرياض النضرة فی مناقب العشرہ، ۱: ۳۶۳

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ۵۱

۴۔ سیوطی، الدرر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۷: ۳۳۹

(۵۱) ابن ابی شیبہ المصنف، ۶: ۳۷۲، رقم: ۳۲۱۱۶

اللہ ﷺ و هو يقول: أيها الناس! من أبغضنا أهل البيت حشره الله يوم القيامة يهودياً۔ فقلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! وإن صام و صلى؟ قال: وإن صام و صلى۔ (۵۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جس نے ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا روز قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا)۔“

۵۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: و الذي نفسي بيده! لا يبغضنا أهل البيت أحد إلا أدخله الله النار۔ (۵۳)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض رکھنے

(۵۲)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۱۴، رقم: ۳۰۰۲

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲

۳۔ جرجانی، تاریخ جرجان: ۳۶۹

(۵۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۲، رقم: ۴۷۱۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۳۵، رقم: ۶۹۷۸

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبویہ، ۲: ۱۴۳

والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔“

۵۴۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: لو أن رجلاً صف بين الركن و المقام، فصلى و صام، ثم لقي الله و هو مبغض لأهل بيت محمد دخل النار۔ (۵۴)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔“

۵۵۔ عن معاوية بن حُديج، عن الحسن بن علي رضي الله عنهما، أنه قال: يا معاوية بن حُديج! إياك و بُغضنا، فإن رسول الله ﷺ قال: لا يُبغضنا و لا يُحسدنا أحد إلا ذُيِّدَ عن الحوض يوم القيامة بسياطٍ من نارٍ۔ (۵۵)

”حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے دترے سے دھتکارا نہ جائے۔“

(۵۴)۔ ۱۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ۵۱

۲۔ فسوی، المعرفہ والتاریخ، ۱: ۵۰۵

(۵۵)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۴۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۸۱، رقم: ۲۷۲۶

فصل: ٢٠

أسرَّ النبي ﷺ إلى فاطمة الزهراء سلام الله عليها

﴿ سيده سلام الله عليها رازدارِ مصطفیٰ ﷺ ﴾

٥٦- عن عائشة رضی الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر منهنَّ امرأةً، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم إنه أسرَّ إليها حديثاً فبكت فاطمة، ثم إنه سارَّها فضحك أيضاً، فقلتُ لها: ما يُكيِّك؟ فقالت: ما كنتُ لأفشي سرَّ رسولِ الله ﷺ۔ فقلتُ: ما رأيت كالיום فرحاً أقرب من حزنٍ۔ فقلتُ لها حين بكى: أَخْصَكِ رسول الله ﷺ بحديثه دوننا ثم تبكين؟ و سألتها عما قال، فقالت: ما كنتُ لأفشي سرَّ رسولِ الله ﷺ۔ حتى إذا قبضَ سألْتُها، فقالت: إنه كان حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَ إِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجْلِي، وَ إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقِ ابْنِي، وَ نِعَمَ السَّلَفِ أَنَا لَكَ۔ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ. ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي، فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ۔ (٥٦)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

(٥٦) ١- مسلم، الصحیح، ٣: ١٩٠٥، ١٩٠٦، رقم: ٢٣٥٠

٢- بخاری، الصحیح، ٥: ٢٣١٤، رقم: ٥٩٢٨

٣- ابن ماجہ، السنن، ١: ٥١٨، رقم: ١٦٢٠

اکرم ﷺ کی تمام أزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

..... ۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۳۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة، ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ شیخانی، الآحاد والثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہوی، المسند، ۱: ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر' (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۷، رقم: ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲۰: ۱۳۰

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا ذور کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا ذور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آ گیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس امت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔“

۵۷۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: دعا النبی ﷺ فاطمة ابنتہ فی شگواہ الذی قبض فیہا، فسارھا بشئ فبکت، ثم دعاھا فسارھا فضحکت، قالت: فسألْتُها عن ذلك، فقالت: سارنی النبی ﷺ فأخبرنی: أنه یقبض فی وجعہ الذی توفی فیہ، فبکیْتُ، ثم سارنی فأخبرنی: أني أول أهل بیته أتبعه، فضحکت۔ (۵۷)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۵۷)۔ ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۳۲۷

۳۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۴۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۵۰

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۹۶

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۷۷

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۳، رقم: ۱۳۲۲

اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔“

۵۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: بينما أنا مع رسول الله ﷺ في بيت يلاعبني و ألاعبه إذ دخلت علينا فاطمة، فأخذ رسول الله ﷺ بيدها فأقعدها خلفه و ناجاها بشي لا أدري ما هو، فنظرت إلى فاطمة تبكي، ثم أقبل إلى رسول الله ﷺ فحدثني و لاعبني، ثم أقبل عليها فلاعبها و ناجاها بشي، فنظرت إلى فاطمة و إذا هي تضحك، فقام رسول الله ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة: ما الذي ناجاك به رسول الله ﷺ؟ قالت: ليس كلاماً أسرّ إلى رسول الله ﷺ أخبرك به،

۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۹۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۵

۱۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۳

۱۳۔ الصہبانی، دلائل النبوة: ۹۸

۱۴۔ ذہبی نے 'مجموعہ الحدیثین (ص: ۱۳، ۱۴)' میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق علیہ حدیث قرار دیا ہے۔

قلت: أذکرک اللہ و الرحم، قالت: أخبرنی: أنه مقبوض قد حضر
أجله، فبکیث لفراق رسول اللہ ﷺ، ثم أقبل إلیّ فناجانی: أنى أول
من لحق به من أهل بيته، فضحكت للقاء رسول اللہ ﷺ۔ (۵۸)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں
تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف
لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔
مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف
دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات
چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں
نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر باہر تشریف لے
گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا
سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو
نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی
ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آپہنچا ہے۔
پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے
اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں
گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔“

فاطمۃ سلام اللہ علیہا شجنتہ من النبی ﷺ

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا شجر رسالت کی شاخِ ثمر بار ﴾

۵۹۔ عن المسور قال: قال رسول الله ﷺ: فاطمة شجنته مني يسطنى ما بسطها و يقبضني ما قبضها۔ (۵۹)

”حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔“

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعه: أنا شجرة، و فاطمة حَمَلُها، و علیُّ لِقَاحُها، و الحسن و الحسين ثمرتها، و المُجَبُّونَ أهل البيت

(۵۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۳: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۳۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۳۷۳۳

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۳۰، رقم: ۳۰

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۳: ۹) میں کہا ہے کہ اے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ام بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

ورفُّها، من الجنة حقاً حقاً۔ (۶۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اُس کا شکوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“

(۶۰) ۱۔ ویلی، الفردوس بما نُور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۹

شهادة النبي ﷺ لعفة فاطمة سلام الله عليها و عرضها

﴿ عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ خود محمد مصطفیٰ ﷺ ﴾

۶۱۔ عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة أحصنت فرجها، فحرم الله ذريتها على النار۔ (۶۱)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔“

۶۲۔ عن عبد الله، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها و إن الله ﷻ أدخلها بإحصان فرجها و ذريتها الجنة۔ (۶۲)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرمادیا۔“

(۶۱)۔ ۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۳۔ ابویوسف، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۱۸۸

۴۔ ذہبی نے اسے ’میزان الاعتدال فی نقد الرجال‘ (۵: ۲۶۱) میں حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوع قرار دیا ہے۔

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۴۶۲

(۶۲)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۵

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۳۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۴۶۳

أمر الله النبي ﷺ بتزويج فاطمة سلام الله عليها من

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

﴿حضرت علیؑ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم

خود باری تعالیٰ نے دیا﴾

۲۳۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما، عن رسول اللہ ﷺ، قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من عليّ۔ (۶۳)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کروں۔“

۱۔ (۶۳)۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۳۰

۳۔ بیہقی نے ’مجموع الزوائد‘ (۹: ۲۰۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ حلبی، الکشف الحثیث، ۱: ۱۷۳

۵۔ ہندی، کنز العمال، رقم: ۳۲۸۹۱، ۳۲۹۲۹

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۸۱، ۶۸۲، رقم: ۳۷۷۵۳

۷۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۶) میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸۔ حسینی نے ’البيان والاعتراف‘ (۱: ۱۷۳، رقم: ۳۵۵) میں کہا ہے کہ اسے ابن عساکر اور خطیب بغدادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۲۱۵

۶۳۔ قال رسول الله ﷺ: يا أنس! أتدري ما جاءني به جبرئيل من صاحب العرش؟ قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من عليّ۔ (۶۳)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“

(۶۳) ۱۔ حسینی نے ’البیان و التعریف‘ (۲: ۳۰۱، رقم: ۱۸۰۳) میں کہا ہے کہ اسے قزوینی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ۱۷

حفل زفاف فاطمة سلام الله عليها في الملاء الأعلى و مشاركة أربعين ألف ملك فيه

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور

چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت ﴾

۲۵۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: بينما رسول الله ﷺ في المسجد، إذ قال ﷺ لعلی: هذا جبریل يخبرني أن الله ﷻ زوجك فاطمة، و أشهد على تزويجك أربعين ألف ملك، و أوحى إلى شجرة طوبى أن انثرى عليهم الدر والياقوت، فنثرت عليهم الدر و الياقوت، فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن من أطباق الدر و الياقوت، فهم يتهادونه بينهم إلى يوم القيامة۔ (۶۵)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں ان موتیوں اور

(۶۵) ۱۔ محب طبری نے ’اریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۳۶)‘ میں کہا ہے کہ

اسے ملاء نے ’السیرة‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۷۲

یا قوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔“

۶۲۔ عن علیؑ قال: قال رسول الله ﷺ: أتاني ملك، فقال: يا محمد! إن الله تعالى يقرأ عليك السلام، و يقول لك: إني قد زوجت فاطمة ابنتك من علي بن أبي طالب في الملاء الأعلى، فزوجهما منه في الأرض۔ (۶۲)

”حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ”میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔“

دُعاء النبی ﷺ لفاطمة سلام اللہ علیہا و ذریتہا

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں

حضور ﷺ کی دعائے برکت ﴾

۶۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: دعا رسول الله ﷺ لفاطمة

اللهم! انى أعيدھا بك و ذریتھا من الشيطان الرجيم۔ (۶۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اس

(بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

۶۸۔ عن بريدة رضی اللہ عنہ، قال: فلما كان ليلة النباء، قال: يا على! لا

تحدث شيئا حتى تلقاني، فدعا النبي ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه

على على، فقال: اللهم! بارك فيهما و بارك عليهما و بارك لهما

في شبلهما۔

(۶۷)۔ ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۳۹۳، ۳۹۵، رقم: ۶۹۳۳

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۲: ۴۰۹، رقم: ۱۰۲۱

۳۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابة‘ (۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۳۲) میں یہ حدیث حضرت

آساء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ بیہقی، موارد الظمان: ۵۳۹-۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ ابن جوزی نے ’تذكرة الخواص‘ (ص: ۲۷۷) میں مختصراً روایت کیا ہے۔

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۶۷

و فی روایة عنه: و بارک لهما فی نسلهما۔ (۶۸)

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔“

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرمادے۔“

۱۔ (۶۸)۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۷۶، رقم: ۱۰۰۸۸

۲۔ نسائی، عمل الیوم والیلة: ۲۵۳، رقم: ۲۵۸

۳۔ رویانی، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۳۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۲۰، رقم: ۱۱۵۳

۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۷۱۷

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۲۰۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے رجال عبدالکریم بن سلیم کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۔ عسقلانی نے ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ (۸: ۵۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے دولابی نے سندِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۶۵، رقم: ۹۳

۱۰۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۴

۱۱۔ مزی نے ’تہذیب الکمال (۷: ۷۶)‘ میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے نسائی نے ’الیوم والیلة‘ میں روایت کیا ہے۔

لم يُؤذن لعلی بزواج ثانٍ فی حياة

فاطمة الزهراء سلام الله عليها

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علیؑ کو دوسری شادی کی

اجازت نہ تھی ﴾

۶۹۔ أن المسور بن مخرمة حدثه، أنه سمع رسول الله ﷺ على المنبر، و هو يقول: إن بنی هشام بن المغيرة استاذنونی أن ینکحوا ابنتهم، علی بن ابی طالب، فلا آذن لهم، ثم لا آذن لهم، ثم لا آذن لهم۔ و قال ﷺ: فإنما ابنتی بضعة منی، یریننی ما رابها و یؤذیننی ما آذاها۔ (۶۹)

”حضرت مسور بن مخرمہؓ نے یہ بات سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے

(۶۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۲، رقم: ۲۳۳۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۲۸۶۷

۳۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۳۳، رقم: ۱۹۹۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۷، رقم: ۸۵۱۸

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۲۸

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۸

۸۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۲۹، رقم: ۲۲۳۱

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷

رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

۷۰۔ أن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة بضعة مني، و إنی أكره أن يسوءها، و الله لا تجتمع بنت رسول الله ﷺ و بنت عدو الله عند رجل واحد۔ (۷۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اسے ناراض کرے۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“

..... ۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۳

۱۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷

۱۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۷: ۸۰

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۱۶۔ شوکانی، در الصحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ، ۲: ۲۷۳

(۷۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۳، رقم: ۳۵۲۳

۲۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۳۳، رقم: ۱۹۹۹

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۹، رقم: ۱۳۳۵

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸

ورث النبی ﷺ أوصافه لإبناء

فاطمة الزهرا سلام الله عليها

﴿ أولاد فاطمة سلام الله عليهم..... وارثانِ أوصافِ مصطفیٰ ﷺ ﴾

۱- عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن والحسين إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه، فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذان ابناك فورثهما شيئا، فقال: أما الحسن فله هيبتي وسؤددى، وأما حسين فله جرأتى وجودى۔ (۷۱)

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور

..... ۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۸: ۱۹، رقم: ۱۸، ۱۹

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۰۵: ۲۲، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۷۳، رقم: ۸۰۴

۹۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۱۰۔ دولابی، الذریعۃ الطاہرہ: ۳۷، ۳۸، رقم: ۵۶

(۷۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۲۳: ۲۲، رقم: ۱۰۴۱

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الاوسط‘ (۶: ۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۶۲۳۵) میں اس حدیث کو حضرت ابو

رائع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ شیخانی، الآحاد والمثنائی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۴۔ شیخانی، الآحاد والمثنائی، ۵: ۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱

۵۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۸۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے،

جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری بیبت (رُعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسین کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔“

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۳

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

۸۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۰۰

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۷، رقم: ۳۳۲۷۲

فصل : ٢٨

ذُرِّيَّةُ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا ذُرِّيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ذُرِّيَّتِ مُصْطَفَى ﷺ ﴾

٤٢- عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: كل بنی امّ ینتمون إلی عصبۃ إلی ولد فاطمة، فانا ولیہم، و انا عصبتہم۔ (٤٢)

”حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

١- (٤٢)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٣: ٣٣٣، رقم: ٢٦٣٢

٢- طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٢: ٣٢٣، رقم: ١٠٣٢

٣- ابو یعلیٰ، المسند، ١٢: ١٠٩، رقم: ٦٤٣١

٤- دیلمی، الفردوس بہا ثور الخطاب، ٣: ٢٦٣، رقم: ٣٤٨٤

٥- خطیب بغدادی کی 'تاریخ بغداد (١١: ٢٨٥)' میں بیان کردہ روایت میں ولیہم کی

جگہ اَبُوہُم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔

٦- بیہقی، مجمع الزوائد، ٣: ٢٢٣

٧- بیہقی، مجمع الزوائد، ٩: ١٤٢، ١٤٣

٨- مزنی، تہذیب الکمال، ١٩: ٣٨٣

٩- ہندی، کنز العمال، ١٢: ١١٦، رقم: ٣٣٢٦٦

١٠- سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ١٢٩

١١- صنعانی، سبل السلام، ٣: ٩٩

١٢- مناوی، فیض القدر، ٥: ١٤

١٣- عجلاونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ٢: ١٥٤، رقم: ١٩٦٨

۷۳۔ عن عمر رضی اللہ عنہ، قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: كل بني أنثى فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإنى أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔ (۷۳)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔“

۷۴۔ عن جابر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: لكل بني أم عصبه ينتمون إليهم إلا ابني فاطمة، فأنا وليهما و عصبتهما۔ (۷۴)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

(۷۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱

۵۔ سخاوی نے 'استحلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف (ص: ۱۲۷) میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار

دیا ہے۔

۶۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۳۳، رقم: ۱۳۱۳

۷۔ شوکانی، نیل الاوطار شرح منشی الاخبار، ۶: ۱۳۹

۸۔ منادی، فیض القدر، ۵: ۱۷

(۷۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰

۲۔ سخاوی، استحلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۳۰

ينقطع كل نسب و سبب يوم القيامة إلا نسب

فاطمة سلام الله عليها و سببها

﴿ روز محشر نسب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا ﴾

۷۵۔ عن عمر بن الخطابؓ: إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل نسب و سبب ينقطع يوم القيامة إلا ما كان من سببي و نسبي۔ (۷۵)

”حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے

(۷۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۳۶۸۳

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۰۶۶۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابہ‘ (۲: ۷۵۸، رقم: ۱۳۳۳) میں یہ حدیث مسور بن

مخرمہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المستدرک، ۱: ۳۹۷، رقم: ۲۷۴

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۴۷۵۵

۹۔ مقدسی، لآحادیث المختارہ، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ بیہقی نے ’معجم الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الآوسط‘ اور ’الکبیر‘

میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۳، ۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۳

دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“

۷۶۔ عن عبد اللہ بن الزبیر ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: كل نسب و صهر منقطع يوم القيامة إلا نسبي و صهری۔ (۷۶)

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

..... ۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، ۶۴، ۱۱۳

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۳۶۳

۱۴۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، استحباب ارتقاء الغرف بحب آقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۲۶،

۱۲۷، ۱۲۹

۱۹۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

(۷۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۵۷، رقم: ۴۱۳۲

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۱۱: ۲۳۳، رقم: ۱۱۶۲۱)‘ میں اس مفہوم کی روایت حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۲۰: ۲۷، رقم: ۲۳)‘ میں حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے

مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے ’السنہ (۲: ۴۳۳، ۶۵۵)‘ میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اسناد

کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۱۰: ۲۷۱)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے۔

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی، تلخیص الحبر، ۳: ۱۳۳، رقم: ۱۴۷۷

نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔“

۷۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ قال: كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة إلا سببي و نسبي۔ (۷۷)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔“

۱۔ (۷۷)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۳۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ بیہقی نے ’جمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۳۳

فصل : ۳۰

إنها أول أهل النبي ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

﴿ وصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی

آپ ﷺ سے ملیں ﴾

۷۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: دعا النبی ﷺ فاطمة ابنتہ فی شکواہُ التي قبضَ فیہا، فسارَها بشئِ فبکت، ثم دعاها فسارَها فضحکت، قالت: فسألْتُها عن ذلك، فقالت: سارَنی النبی ﷺ فأخبرنی أنه یقبضُ فی وجعہ الذی توفی فیہ، فبکیث، ثم سارَنی فأخبرنی أني أولُ أهلِ بیتہ أتبعُه، فضحکتُ۔ (۷۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

(۷۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، ۱۳۶۱، رقم: ۳۳۲۷، ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۶۱۳، رقم: ۴۱۷۰

۳۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۵۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۲۳

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۳۰، ۲۸۲

۷۔ احمد بن حنبل، نے ’المسند‘ (۶: ۲۸۳) میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن أمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۴: ۷۵۳، رقم: ۱۳۲۲

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۲۸۸، رقم: ۳۲۷۰

۱۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرضِ وصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ سے جا ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔“

۷۹۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، عن فاطمة رضی اللہ عنہا: أن النبی ﷺ قال لها: أنتِ أوّلُ أهلی لحوقا بی، فضحکت لذلك۔ (۷۹)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں اس خوشی پر ہنس پڑی۔“

۸۰۔ عن ابن عباس ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: أنتِ أوّلُ أهلی لحوقا بی۔ (۸۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

..... ۱۲۔ حکیم ترنہری، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۱، رقم: ۱۰۳۷

۱۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷

۱۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

(۷۹) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۵۷، ۳۵۸، رقم: ۲۹۴۲-۲۹۴۵

(۸۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۳، رقم: ۱۳۳۵

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔“

۸۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: لما نزلت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة، فقال: قد نعت إلى نفسي، فبكت، فقال: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي، فضحكت فرآها بعض أزواج النبي ﷺ، فقلن: يا فاطمة! رأيناك بكيت، ثم ضحكت، قالت: إنه أخبرني أنه قد نعت إليه نفسه فبكيت، فقال لي: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت۔ (۸۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی؛ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے تجھے پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آپہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تو میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہے، تو میں ہنس پڑی۔“

..... ۲۔ احمد بن حنبل نے العلیل و معرفة الرجال (۲: ۴۰۸، رقم: ۲۸۲۸) میں جعفر بن عمر

بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰

(۸۱)۔ دارمی، السنن، ۱: ۵۱، رقم: ۷۹

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۵۶۱

إنها علمت بوفاتها

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا ﴾

۸۲۔ عن أم سلمی رضی اللہ عنہا قالت: اشتکت فاطمة شکواھا النی قبضت فیہ، فکنت أمرضها فاصبحت یوما کاملما ما رأیتها فی شکواھا تلک، قالت: و خرج علی لبعض حاجتہ، فقالت: یا أمہ! اسکبی لی غسلا، فسکبت لها غسلا فاغتسلت کاحسن ما رأیتها تغتسل، ثم قالت: یا أمہ! اعطینی ثیابی الجدد، فاعطیتها فلبستها، ثم قالت: یا أمہ! قدمی لی فراشی وسط البیت، ففعلت و اضطجعت و استقبلت القبلة و جعلت یدها تحت خدها، ثم قالت: یا أمہ! انی مقبوضة الآن و قد تطهرت، فلا یکشفنی أحد فقبضت مکانها، قالت: فجاء علی فاخبرته۔ (۸۲)

”حضرت أم سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی

(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۳۶۱، ۳۶۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۷۳، ۱۲۳۳

۳۔ دولابی، الذریعۃ الظاہرہ، ۱۱۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱

۵۔ زیلعی، نصب الرایۃ، ۲: ۲۵۰

۶۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۱۰۳

۷۔ ابن اثیر، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۱

مرضِ موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمار داری کرتی تھی۔ مرض کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علیؑ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک زُخار مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اُسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔

”اُمّ سلمیٰ کہتی ہیں: پھر حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ تشریف لائے تو میں نے انہیں سیدہ کے وصال کی اطلاع دی۔“

غَضَّ أَهْلُ الْجَمْعِ أَبْصَارَهَا عِنْدَ مَرُورِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِكْرَامًا لَهَا

﴿ رُوزِ قِيَامَتِ سَيِّدِهِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا كِي آءِدِ پَر سَبِ اہلِ مَحْشَرِ نِگاہیں

جھکا لیں گے ﴾

۸۳۔ عن علیؑ، قال: سمعتُ النبی ﷺ يقول: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجاب: يا أهل الجمع! غضوا أبصاركم عن فاطمة بنت محمد ﷺ حتى تمر۔ (۸۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۴۔ عن علیؑ، قال: قال النبی ﷺ: إذا كان يوم القيامة، قيل: يا أهل الجمع! غضوا أبصاركم لتمر فاطمة بنت رسول الله ﷺ فتمر وعلیہا ربطتان خضراوان۔

(۸۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۸

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۹۳

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

۴۔ مجلونی، کشف الخفاء و مزمل الالباس، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۶۳

قال أبو مسلم: قال لي قلابة و كان معنا عبد الحميد أنه قال:

حمراوان- (۸۴)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی فاطمہ الزہراءؑ گزر جائیں۔ پس وہ دو سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

”ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دوسرخ چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی)۔“

۸۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: قال النبی ﷺ: ینادی مناد یوم القيامة: غصوا أبصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد النبی ﷺ۔ (۸۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت

۱- (۸۴)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحاب، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۰، رقم: ۹۹۹

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲

۱- (۸۵)۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۳۴

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۹۳

محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۶۔ عن ابي هريرة ؓ مرفوعا إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل الجمع! نكسوا رؤسكم و غضوا أبصاركم حتى تجوز فاطمة إلى الجنة۔ (۸۶)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔“

(۸۶)۔ ۱۔ عجیلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱۰۱:۱، رقم: ۲۶۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۰۶:۱۳، رقم: ۳۳۲۱۱

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۰۶:۱۳، رقم: ۳۳۲۱۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغیلا نیات‘ میں حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد‘ (۱۴۱:۸) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ یتیمی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۵۵۷:۲) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغیلا نیات‘ میں روایت کیا ہے۔

منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط
سے گزرنے کا منظر ﴾

۸۷۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ: إذا کان یوم القیامة نادى مناد من بطنان العرش: یا أهل الجمع! نكسوا رؤسکم و غُضُّوا أبصارکم حتى تَمُرَّ فاطمة بنت محمد رضی اللہ عنہما علی الصراط، فتَمُرُّ و معها سبعون ألف جارية من الحور العين كالبرق اللامع۔ (۸۷)

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہما پل صراط سے گزر جائیں۔

۱۔ (۸۷)۔ محبت طبری نے ’ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ‘ (ص: ۹۳) میں کہا ہے کہ

اسے حافظ ابوسعید نقاش نے ’فوائد العرائقین‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰

۳۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۹) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۔ بیہقی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۵۵۷) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغلیانیات‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۔ منادی، فیض القدر، ۱: ۲۲۹، ۲۳۰

پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادائیں ہوں گی۔“

۸۸۔ عن علیؑ، قال: قال رسول الله ﷺ: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا حُلَّةُ الْكِرَامَةِ قَدْ عَجَنْتُ بِمَاءِ الْعَيْونِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوبٍ [عَلَيْهَا] بِخَطِّ أَخْضَرَ: أَدْخِلُوا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُورَةٍ وَأَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَأَتَمِّ كِرَامَةٍ وَأَوْفَرِ حَظٍّ۔ فَتُرْفَثُ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوسِ حَوْلَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ جَارِيَةٍ۔

”سیدنا علیؑ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آپ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر خُلق ہزار خُلوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو ذلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔“

فصل: ۳۴

تُحْمَلُ فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عَلَى نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ رُوزِ قِيَامَتِ سَيِّدِهِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا حُضُورِ ﷺ كِي سَوَارِي پَر بِئِشْتِيسِ گِي ﴾

۸۹۔ عن علي بن أبي طالب عليه السلام، قال: قال رسول الله ﷺ: إذا كان يوم القيامة حُمِلت على البُرَاقِ و حُمِلت فاطمة على ناقه العضاء۔ (۸۹)

”حضرت علی عليه السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضاء پر بٹھایا جائے گا۔“

۹۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: تبعث الأنبياء يوم القيامة على الدواب ليوافقوا بالمؤمنين من قومهم المحشر، و يبعث صالح على ناقته، و أبعث على البراق خطوها عند أقصى طرفها، و تبعث فاطمة أمامي۔ (۹۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (عليه السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا

(۸۹) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۲۵۳

(۹۰) حاکم نے ’المستدرک‘ (۱، ۱۶۶: ۳، رقم: ۲۷۲۷) میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہوگی۔“

۹۱۔ عن بُریدة رضی اللہ عنہ، قال مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! وَأَنْتَ عَلَى الْعِضْبَاءِ؟ [قال: أنا] عَلَى الْبُرَاقِ يَخْصِنِي اللَّهُ بِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتِي عَلَى الْعِضْبَاءِ۔ (۹۱)

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ روز قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہوگا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہوگی۔“

(۹۱) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۲، ۳۵۳

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۱: ۳۹۹، رقم: ۳۲۳۴۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم اور

ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا علاقہ لمیزان الآخرة

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دستہ ہیں ﴾

۹۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أنا ميزان العلم، وعلیٰ كفتاه، و الحسن و الحسين خيوطه، و فاطمة علاقته، و الأئمة من بعدی عموده یوزن به أعمال المحببین لنا و المبغضین لنا۔ (۹۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اُس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد ائمہ اطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔“

(۹۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس، بمأثور الخطاب، ۱: ۳۳، رقم: ۱۰۷۔

۲۔ مجلونی نے ’کشف الخفاء و مزیل الالباس‘ (۱: ۲۳۶) میں کہا ہے کہ دیلمی نے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

اول من يدخل الجنة مع النبي ﷺ

فاطمة سلام الله عليها و زوجها و ابناها

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب

سے پہلے جنت میں داخل ہوگا ﴾

۹۳۔ عن علیؑ، قال: اخبرني رسول الله ﷺ: ان اول من يدخل الجنة انا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك و سلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔ (۹۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہونگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔“

۹۴۔ عن ابي هريرةؓ، قال رسول الله ﷺ: اول شخص يدخل

۱(۹۳)۔ حاکم، المستدرک، ۱۶۴:۳، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۴۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۹۸: ۱۴، رقم: ۳۳۱۶۶

۴۔ بیہقی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۴۴۸) میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربانی: ۲۱۳

الجنة فاطمة۔ (۹۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہ ہوگی۔“

۹۵۔ عن ابی یزید المدنی، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أول شخص یدخل الجنة: فاطمة بنت محمد، و مثلها فی هذه الأمة مثل مریم فی بنی اسرائیل۔ (۹۵)

”حضرت ابو یزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ ہوگی، اور (میری) اس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔“

(۹۴)۔ ذہبی نے ’میزان الاعتدال فی نقد الرجال‘ (۳۵۱:۴) میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح

مؤذن نے ’مناقب فاطمہ‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ عسقلانی نے بھی ’لسان المیزان‘ (۱۶:۴) میں ایسا کہا ہے۔

(۹۵)۔ ۱۔ قزوینی، امدودین فی اخبار قزوین، ۱: ۳۵۷

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱۰: ۱۲، رقم: ۳۳۳۳۳

مسكنها يوم القيامة في قبة بيضاء سقفها

عرش الرحمن

﴿ روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے

سفید گنبد ہوگا ﴾

۹۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن۔ (۹۶)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔“

۹۷۔ عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله ﷺ: أنا و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش۔ (۹۷)

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔“

(۹۶)۔ ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۶۱۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۳۶۷

(۹۷)۔ ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۳

۲۔ زرقانی، شرح الموطأ، ۴: ۴۳۳

۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲: ۹۳

فصل: ۳۸

إِنَّ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا وَزَوْجَهَا وَابْنَاهَا وَمَنْ أَحْبَبَهُمْ

مَجْتَمِعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ پختن پاک اور ان کے تمام محبت قیامت کے دن ایک ہی

جگہ ہوں گے ﴾

۹۸۔ عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة: إني وإياك
وهذين وهذا الراقد في مكان واحد يوم القيامة۔ (۹۸)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ
سونے والا (حضرت علیؑ) کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اُٹھے ہی تھے) روزِ قیامت
ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

۹۹۔ عن علي عليه السلام، عن النبي ﷺ، قال: أنا وعلي و فاطمة و

(۹۸)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱۰۱:۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۲۹، ۳۰، رقم: ۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۲۹۲، رقم: ۱۱۸۳

۴۔ ایشی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ
حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رجال ثقہ
ہیں۔

۵۔ شیبانی، السنن، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۲۲

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفة الصحابة، ۷: ۲۲۰

حسن و حسین مجتمعون و من أحبنا، يوم القيامة نأكل و نشرب حتى يفرق بين العباد۔ (۹۹)

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہمارے محبین سب روز قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔“

(۹۹)۔ ۱۔ پٹمی نے ’مجمع الزوائد‘ (۱۷۳:۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور

میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳۔

قالت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها
”فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها“

﴿فرمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا..... بعد از مصطفیٰ ﷺ﴾

أفضل ترين، سستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴿﴾

۱۰۰۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت أفضل من فاطمة رضي الله عنها
 غير أبيها۔ (۱۰۰)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا
 سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔“

۱۰۱۔ عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشة رضي الله تعالى عنها: ما رأيت
 أحدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها۔ (۱۰۱)

”عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
 زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“

(۱۰۰)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۲۱

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۱: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت
 کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ، ۲: ۲۷۷، رقم: ۲۳

(۱۰۱) ابویسیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۱، ۴۲

قال عمر بن الخطاب ؓ.....

”فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها“

﴿فرمانِ فاروقِ اعظم ؓ..... بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی﴾

سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴿﴾

۱۰۲۔ عن عمر ؓ أنه دخل على فاطمة بنت رسول الله ﷺ، فقال:
يا فاطمة! والله! ما رأيت أحدا أحب إلى رسول الله ﷺ منك، والله!
ما كان أحد من الناس بعد أبيك ﷺ أحب إلى منك۔ (۱۰۲)

”حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا ﷺ کے۔“

۱(۱۰۲)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۶

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۳۲، رقم: ۴۷۰۴۵

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۲

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۳۶۳، رقم: ۵۳۲

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۳: ۴۰۱

مآخذ ومراجع

١- القرآن الحكيم

٢- آلوسی، محمود بن عبد الله حسینی (١٣١٤-١٢٤٠هـ/١٨٠٢-١٨٥٣ء). روح المعانی فی تفسیر

القرآن العظیم والسبع المثانی، لبنان: دار احیاء التراث العربی-

٣- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد الله بن محمد بن ابراهیم بن عثمان کونی (١٥٩-٢٣٥هـ/٤٤٦-

٨٣٩ء). المصنف - ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ١٣٠٩هـ-

٤- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-

٦٣٠هـ/١١٦٠-١٢٣٣ء). أسد الغابہ فی معرفة الصحابة - بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ -

٥- ابن بشکوال، ابو قاسم خلف بن عبد الملك (٣٩٥هـ / ٥٤٨ء). نحو معنی الاسماء المسمیة

الواقعة فی متون الأحادیث المسندة - بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٣٠٤هـ-

٦- ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید الله (٥١٠-٥٤٩هـ/

١١١٦-١٢٠١ء). صفة الصفوة - بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء-

٧- ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید الله (٥١٠-٥٤٩هـ/

١١١٦-١٢٠١ء). تذکرة الخواص - بیروت، لبنان: مؤسسة أهل البيت، ١٣٠١هـ/

١٩٨١ء-

٨- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣هـ/٨٨٣-٩٦٥ء)-

الثقات - بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥هـ/١٩٤٥ء-

٩- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣هـ/٨٨٣-٩٦٥ء)-

اصح الصحیح - بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء-

١٠- ابن حبان، ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر الأنصاری (٢٤٣هـ/٣٦٩هـ)- طبقات

المحمد شين بأصحان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٢هـ/١٩٩٢ء

١١- ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (١٦١- ٢٣٤هـ/٤٤٨-٨٥١ء) - المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الايمان، ١٣١٢هـ/١٩٩١ء

١٢- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٤٨٣-٨٢٥ء) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء

١٣- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١ء) - الاستيعاب في معرفة الاصحاب - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣١٢هـ

١٤- ابن عساکر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٣٩٩- ٥٤١هـ/١١٠٥-١١٤٦ء) - تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٣١هـ/٢٠٠١ء

١٥- ابن قانع، ابو الحسين عبد الباقي بن قانع (٢٦٥هـ/٣٥١ء) - معجم الصحابة - المدينة المنورة، سعودي عرب: مكتبة الغرباء الاثرية، ١٣١٨هـ

١٦- ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي (م ٦٢٠هـ) - المغني في فقه الامام احمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٥هـ

١٧- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٣هـ/١٣٠١-١٣٤٣ء) - البداية و النهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ/١٩٩٨ء

١٨- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٣هـ/١٣٠١-١٣٤٣ء) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠ء

١٩- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٤٣هـ/٨٢٣-٨٨٤ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ/١٩٩٨ء

٢٠- ابو داود، سليمان بن اشعث سجستاني (٢٠٢-٢٤٥هـ/٨١٤-٨٨٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ/١٩٩٣ء

٢١- ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيسابوري (٢٣٠-٢٣٦هـ/٨٢٥-

١٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ء -

٢٢ - ابو قيس، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الصهباني (٣٣٦ -

١٣٣٠هـ/٩٢٨-١٠٣٨ء) - حلية الاولياء و طبقات الاصفياء - بيروت، لبنان: دار

الكتاب العربي، ١٣٠٠هـ/١٩٨٠ء -

٢٣ - ابو يعقوب، احمد بن علي بن شاذان بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي (٢١٠ - ٣٠٤هـ/

٨٢٥-٩١٩ء) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣ء -

٢٤ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - فضائل الصحابة -

بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة -

٢٥ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - المسند - بيروت،

لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء -

٢٦ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - العلل و معرفة

الرجال - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٨هـ/١٩٨٨ء -

٢٧ - اندلسي، عمر بن علي بن احمد الوادياشي (٤٢٣ - ٥٨٠هـ) تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج -

مكة المكرمة، سعودى عرب: دار حراء، ١٣٠٦هـ -

٢٨ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الادب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء -

٢٩ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

٣٠ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الصحيح، بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/١٩٨١ء -

٣١ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الكنى، بيروت، لبنان: دار الفكر

٣٢ - بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠ - ٢٩٢هـ/٨٢٥ - ٩٠٥ء) - المسند -

بيروت، لبنان: ١٣٠٩هـ -

- ۳۳- بیکتی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۳۳- بیکتی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۳۵- بیکتی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۶- بیکتی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد، بیروت، لبنان، دار الآفاق المجدید، ۱۳۰۱ھ۔
- ۳۷- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۸- جرجانی، ابوالقاسم حمزہ بن یوسف (۳۲۵ھ/۳۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۳۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۳۹- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۳۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۳ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۴۰- حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۳-۱۱۲۰ھ)۔ البیان و التعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۳۰۱ھ۔
- ۴۱- حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- (۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر ان کی تاریخ وقات معلوم نہیں۔
- ۴۲- حلیمی، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العمجی ابو الوفا الطرابلسی (۴۵۳ھ/۸۳۱ء)۔ الکشف الحفیث۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب + مکتبۃ المنہجۃ العربیہ، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۴۳- حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۳ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔
- ۴۴- خلیف بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-

٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٠٤ء) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

٣٧ - خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢ -

٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٠٤ء) - موضح أوهام المصحح والتفريق - بيروت، لبنان: دارالمعرفه،

١٤٠٤هـ -

٣٦ - خلال، ابو بكر احمد بن محمد بن هارون بن يزيد، (٣٣٣ - ٣١١هـ) - السنه - رياض، سعودى

عرب: ١٤١٠هـ -

٣٧ - دارقطنى، ابوالحسن على بن عمر (٣٠٦هـ/٣٨٥هـ) - سؤالات حمزة - الرياض، سعودى

عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٣هـ/١٩٨٣ء -

٣٨ - دارمى، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١ - ٢٥٥هـ/٤٩٤ - ٨٦٩ء) - السنن - بيروت،

لبنان: دار الكتب العربى، ١٤٠٤هـ -

٣٩ - دولابى، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٣ - ٣١٠هـ) - الدرر

الظاهره النبويه - كويت: الدار السلفيه - ١٤٠٤

٥٠ - ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه بن فناخسرو همذانى (٣٣٥ - ٥٠٩هـ/

١٠٥٣ - ١١١٥ء) - الفردوس بماأثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه،

١٩٨٦ء -

٥١ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٢٨هـ) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان:

مؤسسة الرسالة، ١٤١٣هـ -

٥٢ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٢٨هـ) - معجم المحدثين - طائف، سعودى

عرب: مكتبة الصديق، ١٤٠٨هـ -

٥٣ - ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٢٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال -

بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٩٩٥ء -

٥٤ - رويانى، ابو بكر محمد بن هارون (م ٣٠٤هـ) - المسند - قايره، مصر: مؤسسہ قرطبه،

١٤١٦هـ -

٥٥ - زرقاتى، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقى بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى ازهرى ماكنى

- ١٠٥٥-١١٢٢هـ/١٦٣٥-١٧١٠ء)- شرح الموطأ- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ-
- ٥٦- زيلعي، ابو محمد عبدالله بن يوسف حنفي (م ٦٢٤هـ)- نصب الرعية لأحاديث الهداية- مصر: دار الحديث، ١٣٥٤هـ-
- ٥٧- زيد بغدادى، ابو اسماعيل، حماد بن اسحاق بن اسماعيل (م- ٢٦٤هـ)- تركة النبي ﷺ والسبل التي وجهها فيها- ١٣٠٣هـ-
- ٥٨- سخاوى، شمس الدين محمد بن عبدالرحمن (٨٣١هـ/٩٠٢ء)- إحتلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوى الشرف- بيروت، لبنان: دار المدينة، ١٣٣١هـ/٢٠٠١ء-
- ٥٩- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)- الخصائص الكبرى- فيصل آباد، باكستان: مكتبة نورية رضوية-
- ٦٠- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)- الدر المنثور فى التفسير بالمأثور- بيروت، لبنان: دار المعرفة-
- ٦١- شبلنجى، شيخ مؤمن بن حسن مؤمن (١٢٥٢هـ/١٨٣٦ء)- نور الابصار فى مناقب آل بيت النبي المختار ﷺ- بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣٠٩هـ/١٩٨٩ء-
- ٦٢- شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٤٦٠-١٨٣٣ء)- فتح القدير- مصر: مطبع مصطفى البابى الحلبي واولاده، ١٣٨٣هـ/١٩٦٣ء-
- ٦٣- شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٤٦٠-١٨٣٣ء)- نيل الاوطار شرح مشتملى الاخبار- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٢هـ/١٩٨٢ء-
- ٦٤- شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٤٦٠-١٨٣٣ء)- در السحابة فى مناقب القرية والصحابه- دمشق: دار الفكر، ١٣٩٣هـ/١٩٨٣ء-
- ٦٥- شيبانى، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤هـ/٨٢٢-٩٠٠ء)- الآحاد والشانئ- رياض، سعودى عرب: دار الراية، ١٣١١هـ/١٩٩١ء-

- ٦٦ - شيباني، ابو بكر بن عمرو بن ضحّاك بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤/٥٢٢-٨٢٢-٩٠٠هـ) - السنه - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٠هـ -
- ٦٧ - صنعاني، محمد بن اسماعيل (٤٤٣-٨٥٢هـ) - سبل السلام شرح بلوغ المرام - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٤٩هـ -
- ٦٨ - صيداوي، محمد بن أحمد بن جمجج، أبو الحسين (٣٠٥-٣٠٢هـ) - معجم الشيوخ - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ -
- ٦٩ - طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠/٥٢٣-٨٤١-٩٤١هـ) - المعجم الاوسط - رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥هـ -
- ٧٠ - طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠/٥٢٣-٨٤١-٩٤١هـ) - المعجم الصغير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٣هـ/١٩٨٣هـ -
- ٧١ - طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠/٥٢٣-٨٤١-٩٤١هـ) - المعجم الكبير - موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث -
- ٧٢ - طبراني، سليمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠/٥٢٣-٨٤١-٩٤١هـ) - المعجم الكبير - قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية -
- ٧٣ - طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠/٥٢٣-٨٣٩-٩٢٣هـ) - جامع البيان في تفسير القرآن - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠هـ -
- ٧٤ - طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١/٨٥٣-٩٣٣هـ) - شرح معاني الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩هـ -
- ٧٥ - طيالسي، ابو داؤد سليمان بن داؤد جارود (١٣٣-٢٠٣/٤٥١-٨١٩هـ) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه -
- ٧٦ - عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي (م ٢٣٩/٨٦٣هـ) - المسند - قاهره، مصر: مكتبة السنه، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨هـ -
- ٧٧ - عبدالرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١/٤٣٣-٨٢٦هـ) - المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ -

٧٨- عجولوني، ابو الغداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-١١٦٢هـ/ ١٦٤٦-١٧٣٩ء) - كشف الخفاء ومزيل الالباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ -

٧٩- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - الاصابه في تمييز الصحابه - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣٢٢هـ/ ١٩٩٢ء -
 ٨٠- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - تغليق التعليق على صحيح البخاري - بيروت - لبنان: المكتب الاسلامي + عمان + اردن: دار عمار، ١٤٠٥هـ -

٨١- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - تخليص الخبير - مدينة منوره، سعودي عرب: ١٣٨٣هـ/ ١٩٦٣ء -
 ٨٢- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان، دار الفكر، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣ء -
 ٨٣- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - لسان الميزان - بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمي للطبوعات ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦ء -

٨٤- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - فتح الباري - لاهور، باكستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٤٠١هـ/ ١٩٨١ء -
 ٨٥- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ/ ٨٩٤-٩٩٠ء) - الجامع لاحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -

٨٦- قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٩٨٤ء -

٨٧- قصراني، محمد بن طاهر بن القيسراني (٣٢٨هـ/ ٥٥٠ء) - تذكرة الحفاظ - الرياض، سعودي عرب: دار الصمعي، ١٣١٥هـ -

٨٨- محاطي، ابو عبد الله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن اهان نضي (٢٣٥-

- ٨٣٣٠/٥ (٨٣٩-٩٣١هـ) - الامالي - عمان + اردن + الدمام: المكتبة الاسلامية + دار ابن القيم، ١٣١٢هـ -
- ٨٩ - محب طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابي بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥-٦٩٣هـ / ١٢١٨-١٢٩٥هـ) - ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى - جده، سعودى عرب: مكتبة الصحابة، ١٣١٥هـ / ١٩٩٥هـ -
- ٩٠ - مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي (٦٥٣-٤٣٢هـ / ١٢٥٦-١٣٣١هـ) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٠هـ / ١٩٨٠هـ -
- ٩١ - مسلم، ابن الحجاج قشيري (٢٠٦-٢٦١هـ / ٨٢١-٨٤٥هـ) - الصحیح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی -
- ٩٢ - مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (م ٦٢٣هـ) - الاحاديث المختارة - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة المنهضة الحديثية، ١٣١٠هـ / ١٩٩٠هـ -
- ٩٣ - مقرئ، ابو بكر محمد بن ابراهيم (٢٨٥هـ / ٢٨١هـ) - الرخصة في تقبيل اليد - رياض، سعودى عرب: دار العاصمة / ١٣٠٨هـ -
- ٩٤ - مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين (٩٥٢-١٠٣١هـ / ١٥٣٥-١٦٢١هـ) - فيض القدير شرح الجامع الصغير - مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ -
- ٩٥ - منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد (٥٨١-٦٥٦هـ / ١١٨٥-١٢٥٨هـ) - الترغيب والترهيب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٤هـ -
- ٩٦ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ / ٨٣٠-٩١٥هـ) - السنن - حلب، شام: مكتب المطبوعات الاسلامية، ١٣٠٦هـ / ١٩٨٦هـ -
- ٩٧ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ / ٨٣٠-٩١٥هـ) - السنن الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١١هـ / ١٩٩١هـ -
- ٩٨ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ / ٨٣٠-٩١٥هـ) - فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٠٥هـ -

- ٩٩- نسائي، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥م). عمل اليوم و الليلة. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٤هـ/١٩٨٤م.
- ١٠٠- نووي، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (٦٣١-٦٤٤هـ/١٢٣٣-١٢٤٨م). تهذيب الاسماء واللغات. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.
- ١٠١- بيتي، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علي ابن حجر (م ٩٤٣هـ). الصوائق المحرقة على أهل الرفض والهلل والتزندق. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٩٩٤م.
- ١٠٢- بيتي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابى بكر بن سليمان (٤٣٥-٨٠٤هـ/١٣٣٥-١٣٠٥م). مجمع الزوائد. القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠٤هـ/١٩٨٤م.
- ١٠٣- بيتي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابى بكر بن سليمان (٤٣٥-٨٠٤هـ/١٣٣٥-١٣٠٥م). موارد الظلمان إلى زوائد ابن حبان. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.
- ١٠٤- هندی، علاء الدين علي المنشي بن حسام الدين (م ٩٤٥هـ). كنز العمال في سنن الافعال والاقوال. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩هـ/١٩٤٩م.